

میاں بیوی

کے خانگی طور طریقے بدلنے لگے

الیزبیتھ کلہر

جوں جوں عورتوں کی کمائی بڑھتی جا رہی ہے گھر میں مردوں کی ذمہ داریاں بڑھتی جا رہی ہیں

بعد وہ گھر میں ہی رہنا پسند کرتی ہیں لیکن "معاشیات ایک زبردست اکٹریٹ کے حق میں نہیں ہے۔" ۱۹۷۹ میں جو عورتیں کل وقتی کام کرتی تھیں وہ اپنے ہر کار مردوں کی نسبت ۶۳ فیصد کمائی تھیں۔ ۲۰۰۶ تک وہ مردوں کی کمائی کے ۸۱ فیصد کے برابر کمانے لگیں۔ اقتصادی تعاون و ترقی کا ادارہ جس کا مرکز جیڑس میں ہے اس کی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ۱۹۸۰ کے عشرے میں ممبر ملکوں میں مردوں اور عورتوں کی کمائی کے درمیان فرق میں جو کمی آئی ہے وہ سب سے زیادہ امریکہ میں واقع ہوئی ہے۔ ۳۰ ملکوں کی رکنیت پر مشتمل اس ادارے میں دنیا کے زیادہ تر صنعت یافتہ ممالک شامل ہیں۔

امریکہ میں بیویوں کی آمدنی خاندان کی آمدنی کے ۳۵ فیصد کے بقدر ہوتی ہے اور میاں بیوی دونوں کی کمائی والے جوڑوں میں سے ایک تہائی ایسے ہیں کسان کی بیویاں زیادہ تنخواہ لاتی ہیں۔

مرد پوتڑے بدل رہے ہیں

چونکہ عورتوں کی کمائی سے خاندان کی آمدنی میں اضافہ ہوا ہے تو مردوں کے طور طریقوں میں بھی تبدیلی آئی ہے۔ مشی گن انٹرنیٹ ٹیٹ برائے سماجی تحقیق کے مطابق مرد ہفتہ بھر میں سات گھنٹے گھریلو کام کرتے ہیں جو کہ ۱۹۶۸ میں ان کے کام کے اوقات کا دو گنا ہے (عورتیں اب بھی گھریلو کام مردوں کی بہ نسبت زیادہ کرتی ہیں)۔

۱۹۶۰ کی دہائی کے وسط سے دو وقت تین گنا ہو گیا ہے جو باپ بچوں کی دیکھ بھال پر صرف کرتے ہیں۔ یہ کہنا ہے سوزا نے بلا ٹی کا جو میری لینڈ یونیورسٹی میں ماہر ساجیات ہیں اور "امریکی گھریلو زندگی کی بدلتی لے" کی شریک مصنف ہیں وہ کہتی ہیں کہ "برسر کار بیویوں کے شادی کرنے والے مردوں کو واقعی ابتدائی کام کرنے ہوتے ہیں یعنی بچوں کو کھانا پکانا، دھلانا، انہیں ڈاکٹر کے پاس لے جانا۔"

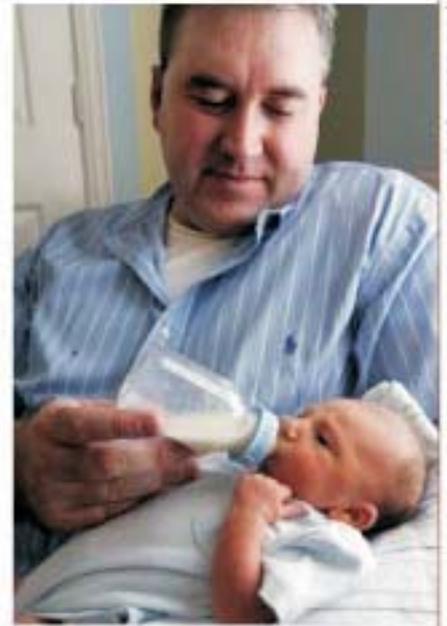
واشنگٹن کی ایک انٹرنیٹ سارہ کارفورڈ کو بچہ ہوا تو انہوں نے چار ماہ کی بلا تنخواہ چھٹی لی۔ اس کے بعد کام پر واپسی آئیں۔ اس کے بعد

امریکہ میں ایسے شادی شدہ جوڑوں کی تعداد نصف سے زیادہ ہے جن میں میاں بیوی دونوں ہی کماتے ہیں اور آئندہ دس برسوں میں ان کی تعداد بڑھنے ہی کی امید کی جاتی ہے۔ میاں بیوی دونوں کی کمائی کی وجہ سے خاندان کی آمدنی تو بڑھی ہے لیکن انہیں اپنی گھریلو زندگی برقرار رکھنے کے لئے نئی حکمتیں کرنی پڑتی ہیں۔ امریکی محکمہ محنت کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ۵۷ فیصد شادی شدہ جوڑے ایسے ہیں کہ میاں بیوی دونوں کام کرتے ہیں۔ دونوں کاموں کو بھانے اور بچوں کی پرورش کرنے کی وجہ سے بہتر سے جوڑوں کے لئے یکجہائی بہت مشکل ہوتی ہے۔ ایسا ہی ایک جوڑا مائیکل گولڈسٹین اور جوآن پریٹ کا ہے۔

گولڈسٹین اور پریٹ مساجیوشس کے دو اسکولوں میں جو ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں کل وقتی کام کرتے ہیں۔ گولڈسٹین ہیپ سٹن کالج میں ماہیات کی تعلیم دیتے ہیں اور پریٹ روان کالج میں حیاتیات پڑھاتی ہیں۔ یہ دونوں اپنی چھ برس کی بیٹی کی دیکھ بھال کے لئے اپنے اپنے گھاس کے اوقات میں سے کسی طرح وقت نکالنے لگے ہیں لیکن ان کے کام کا اشران کے باہمی تعلقات پر بھی پڑتا ہے کیونکہ پریٹ کو اپنی لیب میں بہت زیادہ وقت دینا پڑتا ہے۔ گولڈسٹین کہتے ہیں کہ "ایک عرصے تک مجھے یہ پریشانی رہی کہ آخرا تھی دیر تک وہ کیا کرتی ہیں۔"

چنانچہ جنوری میں پریٹ نے اپنے شعبہ کے لئے پختہ بھر کا حیاتیات کے ایک کورس کا اہتمام کیا اور اس میں اپنے شوہر کو بھی شریک کیا۔ وہ کہتی ہیں کہ ہمارے ساتھ رہنے کا یہ بھی ایک طریقہ تھا۔ اس سے انہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ گولڈسٹین کی سائنس کی طرف طبی رہنمائی اور دلچسپی تھی۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ دوسری آمدنی والے جوڑوں کی مجموعی تعداد بڑھتی جائے گی۔ ڈیوڈ کروٹس جو صنعت کاروں اور خورد و فروشوں کے اقتصادی مشیر مارکٹ آؤٹ لک کے ڈائریکٹر ہیں کہتے ہیں کہ بیوی کی آمدنی سے معیار زندگی برقرار رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ اگرچہ کالج کی خواتین کے جائزوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ بچوں کی پیدائش کے



شادی بے شادی

نیا گولڈسٹین اور جوآن پریٹ

خانگی مصروفیات



۱۹۶۰ کی دہائی کے وسط سے وہ وقت تین گنا ہو گیا ہے جو باپ بچوں کی دیکھ بھال پر صرف کرتے ہیں۔ جن گھروں میں میاں بیوی دونوں پر سرکار ہیں ان میں مردوں میں بچوں کی دیکھ بھال کا جذبہ کافی بڑھا ہے۔

مدرّیے



امریکہ میں ۱۹۱۵ء سے مٹی کے دوسرے اقدار کو سرکاری پھٹی کے ساتھ یوم ماہر یا مدرّیے سے متایا جاتا ہے۔ اگرچہ ۱۰ مارچ سن ۲۰۰۰ء کا دستور لکھیٹلے سے ترک وطن کر کے آنے والے لوگ اپنے ساتھ امریکہ لے کر آئے۔ برطانیہ میں ۱۸ویں صدی میں مارونگ سن ۱۸۰۰ء ایسے دن کے طور پر متانے کا سلسلہ شروع ہوا جس دن گھروں میں کام کرنے والے کو رات پناہ مانا سے نکلنے کے لیے گھر چلا کر آتے تھے۔

امریکہ میں یہ یوم ماہر ایک نئی شہادوں کی صحت اور صحت قدرتی کی یاد میں متایا جاتا ہے۔ ۱۱ کی ماں نے ویسٹ ورجینیا میں اپنے خاندان کو پناہ گھر جانے میں تھوڑے تھوڑے ہر عدوی تھی۔ ویسٹ ورجینیا سے پہلے وہ لوگ فلوریڈا، پنسلوانیا تھے جہاں اس کا باپ چھپ چھپا مشرقاً۔ ۱۱ باب چھٹی تھی جب وہ باغ کی دیکھ بھال میں اپنی ماں کا ہاتھ پائی تھی۔ وہ سلیو گاہیوں کا باغ تھا۔ سلیو گلاب اس کی ماں کو پسند تھے۔ مئی ۱۹۰۵ء کو جب اس کی والدہ کا انتقال ہوا تو ویسٹ ورجینیا میں اپنے چھپ چھپ مشرقاً لے اپنی والدہ کی یاد میں ہفتہ منانے کو کہہ اس اقدار کو دوسری طرف فلوریڈا میں اس خاندان کے چھپ چھپ مشرقاً حکم چاہوں اور تمام ماں کیلئے مدرّیے کی خصوصی دعا کی۔

مدرّیے کے مدعا اور چھپ چھپ میں دعاؤں کے دوران ماں کی عزت افزائی جب سے ہی بہت سے امریکیوں کیلئے ایک روایت بن گئی ہے۔ ایک اور روایت یہ ہے کہ اس دن اکثر بچے اپنی ماں کو سز پر ہی شہ قوی کرتے ہیں، چھپ چھپ دیتے ہیں، بڑے بڑے گریٹنگ کارڈس اور پھول پیش کرتے ہیں۔ مدرّیے کے خصوصی پھول سفید گلاب ہے جو اکثر چھپ چھپ اور بڑے بچے بھی اپنی ماں کو پیش کرتے ہیں۔ امریکہ کے ریٹورنوں میں وہ ایک معروف ترین دن ہوتا ہے کیونکہ بچے اس خاص دن پر پیشا ماں چاہتے کہ ان کی ماں کھانا کھائے۔ ۱۱ چاروں کی کم چھپ اور گھر سے بھی آگے بڑھ گئی۔ ۱۱ نے امریکی گھر میں کے ممبروں کو خط لکھ کر یہ درخواست کی کہ وہ ماں کی عزت افزائی کیلئے کوئی ایک دن مقرر کریں۔ ۱۹۱۰ء میں ویسٹ ورجینیا کے گورنر نے اس بات کا اعلان کیا کہ مٹی میں دوسرا اقدار مدرّیے کے طور پر متایا جائے گا۔ اس کے ایک سال کے بعد یہ مٹی کی ہر ریاست نے اس کو متایا۔

بچے کی دیکھ بھال کے لئے ان کے شوہر یا ڈیڈی نے چھٹی لی۔ انھوں نے دیکھا کہ وہ بچے کی دیکھ بھال کرتے ہوئے گھر پر کچھ کام کر سکتے ہیں چنانچہ انھوں نے ایک سال کے لئے اپنا کل وقتی کام چھوڑ دیا اور بچے کی دیکھ بھال پر ایک سال صرف کیا اور گھر سے اشتہاری مشاورت کا کام شروع کر دیا۔ لیکن جب اوٹی کے گاہک بڑھنے لگے تو انہیں معاونت کی ضرورت ہوئی تو انہوں نے بچے کی دیکھ بھال کرنے والی کی تلاش میں انٹرنٹ کی ایک سائٹ "ڈی سی اربن موس" کو دیکھنا شروع کیا۔ اوٹی کہتے ہیں کہ "گھر پر بچے کے ساتھ رہنے میں مجھے واقعی بڑا لطف آیا۔ اس کو آ یا کے حوالے کرنا آسان نہیں تھا۔"

اب وہ اپنے بچے کو وہ بلاک کے فاصلے پر آیا کے پاس لے جاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ایک لال گاڑی میں اسے لاتا اور لے جاتا ہوں۔"

فیملی کی چھٹی کا پروگرام

امریکی محکمہ صحت کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ کام کے اوقات میں چھٹ کی ضرورت عورتوں کی پر نسبت مردوں کو زیادہ ہوتی ہے۔ بلا جی کہتے ہیں کہ بیٹھنے سے مردوں کو دباؤ کا احساس ہے اور درکروں کے لئے کنبے کے تیس نزم رو پالیسی سے دلچسپی بڑھتی جا رہی ہے۔ ۲۰۰۵ء میں فارچون میگزین کے جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت بڑی بڑی امریکی کمپنیوں کے ۸۳ فیصد انگریجو آفسر کام کے علاوہ ضرورتوں کے لئے زیادہ وقت چاہتے ہیں۔ یہ دلچسپی رکھنے والوں میں اول درجے کی دوہری کمائی والے مرد ہیں۔"

دقائق تو انہیں کے مطابق بعض ملازمین کو اہل خاندان میں سے کسی کی بیماری یا بچے کی دیکھ بھال کے لئے ۱۳ ہفتوں تک بلا تھوڑا چھٹی لینے کی اجازت ہے۔ اس کا اطلاق نصف سے کچھ زیادہ درکروں پر ہوتا ہے۔ بلا جی کہتے ہیں کہ "ہمارے متعلق مشہور ہے کہ دوسرے ملکوں کی بہ نسبت ہم زیادہ کام کرتے ہیں۔"

سنٹر برائے اقتصاد اور پالیسی میں تحقیق کی ایک ماہر اقتصادیات ہیدر بوشی کا کہنا ہے کہ بعض گروپ یا تھوڑا چھٹی کی جو کالٹ کرتے ہیں اس سے بچے والی عمر کی خواتین کے ساتھ کام میں امتیاز کا امکان ہے۔ وہ اس پروگرام کو ترجیح دیتی ہیں جس کا قانون ۲۰۰۳ء میں کیلیفورنیا میں وضع کیا گیا تھا جس کے مطابق سارے درکروں کو (ذکرہ صرف والدین کو) جزوی تھوڑا کے ساتھ چھ ہفتوں کی چھٹی کا استحقاق ہے۔ اس پروگرام کے لئے رقم رو کر ادا کرتے ہیں۔

مستقبل قریب میں کسی وفاقی قانون کے بجائے ریاستی اور مقامی اداروں میں مزید تجربات کا امکان ہے۔ لیکن بوسٹن کونسلنگ گروپ کی سینئر نائب صدر جینی ڈک کہتی ہیں کہ درکروں کی ضرورتوں پر بازار کا بھی رد عمل ہوتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ کمپنیاں "حالات زندگی" کا مقابلہ کرنے میں ملازمین کی مدد کرنے لگی ہیں۔ وہ درکروں کو بلا تھوڑا چھٹیاں دیتی ہیں، کم دباؤ والے کاموں میں تبادلے کرتی ہیں، مواصلاتی سہولتیں دیتی ہیں اور کام کے محتاجی مہیاں یا بیوی کی معاونت کرتی ہیں۔ بوشی کہتی ہیں کہ پیشہ ور لوگ تو راتیں نکال لیتے ہیں لیکن دوہری کمائی والے ان جھڑوں کو واقعی دباؤ کا سامنا ہوتا ہے جن کی آمدنی کم ہے۔ ایسے خاندانوں میں اگر شوہر دن کی شفت میں کام کرتا ہے تو بیوی رات کی شفت میں۔ "وہ اپنے بچوں کے ساتھ تو ہوتے ہیں لیکن سونے کے لئے مناسب وقت نہیں ملتا۔" بوشی کہتی ہیں کہ دوسرے کام کرنے والوں کو محض کچھ وقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ "ایک تھیلے میں سلاخیں لیتے ہیں، ہم کم وقت میں زیادہ کام کر لیتے ہیں کے متعلق مضامین رسالوں میں پڑھ لیتے ہیں۔"

فادر ڈیے

امریکہ دنیا کے ان چھٹوں میں سے ایک ہے جہاں ایک ایسا سرکاری دن بھی متایا جاتا ہے جس دن امریکی باشندے اپنے والد کی عزت افزائی کرتے ہیں۔ جن کے تیسرے اقدار کو یہ امریکہ کے ان مردوں کو جو باپ ہیں، تھے پیش کیے جاتے ہیں، انہیں رات کو ڈر قوی کیا جاتا ہے اور کسی کسی طرح سے انہیں اس کا یقین دایا جاتا ہے کہ وہ ان کے لیے ایک خاص دن ہے۔

یہ واقعہ نہیں ہوا کہ مدرّیے سے کب سے شروع کیا گیا۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ ۱۹۰۸ء میں ویسٹ ورجینیا میں ایک خصوصی چھپ چھپ سروس کے ساتھ یوم چھپ چھپ آقا ہوا۔ کچھ دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ فادر ڈیے کی پہلی تقریب ویٹور، ڈیگن میں منعقد ہوئی۔ اس گلاب کی شفا گوشا کے صدر صیری میک کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ۱۹۱۵ء میں اپنی تقسیم کے ساتھ پہلا فادر ڈیے متایا تھا۔ ان لوگوں نے جس دن کا انتخاب کیا تھا وہ جن کا تیسرا اقدار تھا۔ یہ بذات خود میک کی اپنی سالگرہ کے دن سے قریب کا دن تھا۔

یوم چھپ چھپ پر پھٹی کی ترکیب چلانے والی سب سے طاقتور کارکن ڈیگن اسٹیٹ کے اسپیکر کی کٹر مہر ہاں جان ڈوڈ جس جو یہ پھٹی تھی کہ ان کے باپ غیر معمولی تھے۔ ہر دن کے والد نے سول وار ڈیڑھی تھی۔ اگی الیہ جرائی میں امریکی تھی اور انہوں نے چھپ چھپ کی پرورش کی تھی۔

۱۹۰۹ء میں ہر ہاں جان ڈوڈ نے اسپیکر میں اپنے چھپ چھپ مشرق

اور دوسروں سے طاقت کر کے انہیں اس بات پر رضامند کیا کہ ۵ جون کو ایک چھپ چھپ سروس ان لوگوں کے نام مخصوص کی جائے جو باپ ہیں۔ ۵ جون کو ہر ہاں کے والد کا جنم دن متایا جاتا ہے۔ یہ چھپ چھپ تقریب تھی کہ ہر ہاں کے چھپ چھپ کو کسی تیار کی کاموف نہیں ملا۔ اس لئے وہ ہفتہ بعد ۱۹ جون کو مشرقی والدوں کے بارے میں تذکرہ کیا۔ جب سے اب تک ڈیگن اسٹیٹ میں جون کے تیسرے اقدار کو فادر ڈیے متایا جاتا ہے۔

۱۹۱۶ء میں ریاستوں اور تھوڑوں نے امریکی گھر میں سالانہ یوم چھپ چھپ منانے کے اعلان کیلئے رائے سازی شروع کی لیکن ۱۹۲۳ء میں جا کر جب کے صدر کیلون کوٹلے نے اسے ایک قومی دن بنا دیا جس کا مقصد یہ طے کیا کہ "باپ اور بچوں کے درمیان زیادہ قریبی تعلقات قائم کئے جائیں اور باپ کو یہ بتا دیا جائے کہ انہیں اپنے فرائض کی ادائیگی کیلئے تمام طریقے اپنانے ہیں۔"



ایڈیٹور کلمہ یو ایس ان فوائڈر سٹاف رائٹر ہیں۔ برائے مہربانی اس مضمون کے متعلق اپنے خیالات اس سے پہلے پتہ ہر کریں۔
editorspan@state.gov